لمحۂ فکریہ

پاکستان میں عیسائیت کی رفتارِ ترقی

مسیحی مشن کے حربے

پاکستان میں مسیحیت نے جس تیز رفتاری سے ترقی کی ہے اس کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ ۱۹۵۱ء میں مغربی پاکستان کے اندر مجموعی طور پر کل آبادی ۳ر۱۰ر۶۰ر۰۸۰ کروڑ تھی۔ ۱۹۶۱ء میں مغربی پاکستان کے اندر مجموعی طور پر کل آبادی ۳ر۹۴ر۴۴ر۴۳۹ کروڑ ہو گئی۔ اس کے مقابل مسیحی آبادی ۱۹۵۱ء میں مغربی پاکستان کے اندر چار لاکھ تینتیس ہزار سات سو چھ تھی، مسیحی آبادی ۱۹۶۱ء میں مغربی پاکستان کے اندر پانچ لاکھ تیراسی ہزار آٹھ سو چوراسی ہو گئی ـــــ گویا دس سال کے عرصہ میں مغربی پاکستان کے اندر مجموعی آبادی ستائیس ۲۷ فی صد بڑھی۔ اس کے مقابل مسیحی آبادی میں ۳۵ فی صد کا اضافہ ہوا ـــــ دوسرے الفاظ میں اس کا مطلب یہ ہوا کہ عام آبادی کے مقابل مسیحی تعداد میں آٹھ فی صد اضافہ ہوا ـــــ

مسیحیت میں اس قدر اضافہ نسل و تناسل سے نہیں ہوا۔ بلکہ اسلام سے بے خبر نام نہاد مسلمانوں کے ارتداد اور پاکستان کی پسماندہ اقوام کے گمراہ کرنے کے ذریعہ ہوا ـــ چنانچہ کینیڈا کے رومن کیتھولک مشن کے ترجمان رسالہ پراسپیکٹر نے اکتوبر ۱۹۵۸ء کے شمارہ میں لکھا ہے:

> "پاکستان میں چرچ کو اپنے تبلیغی مشن میں عظیم ترین کامیابی حاصل ہوئی ہے اور صرف گذشتہ ایک سال میں آٹھ ہزار مسلمانوں کو بپتسمہ دے کر عیسائی بنایا گیا ہے۔"

مسیحی ارتداد کا یہ سیلاب جس تیزی سے بڑھ رہا ہے اس کے پیشِ نظر اندیشہ ہے کہ جس خطۂ پاک کو اسلامیانِ ہند نے ہزاروں عزیز جانوں کی شہادت اور لاکھوں خاندانوں کی جلاوطنی کی قیمت دے کر حاصل کیا تھا مسیحیت کے اندرونی اور بیرونی مشنوں کے ناپاک ارادے کہیں اسے دوسرا فلسطین نہ بنا دیں ـــــ بھارت کے نام نہاد لامذہبی حکومت نے برسوں پہلے اپنے ملک

میں بیرونی مشنوں پر پابندی لگادی ہے۔ چونکہ یہ غیر ملکی ادارے بالعموم ملکی سالمیت کے لئے ایک خطرہ محسوس کئے گئے اور انہیں بیرونی حکومتوں کے جاسوس اڈے پایا گیا۔

اس مثال کو سامنے رکھ کر ہماری اسلامی ریاست کا فرض ہے کہ وہ بھی ان بیرونی مشنوں پر سخت پابندیاں عائد کرے اور اس مسئلہ کو قومی سطح پر حل کرے، چونکہ یہ صرف دینی معاملہ نہیں بلکہ مملکتی اور ریاستی مسئلہ ہے۔ ضروری ہے کہ ملکی اداروں کیطرح ان مشنوں کے حسابات کی جانچ بھی کی جائے۔ ان کے حسابات آڈٹ ہوں۔ یہ معلوم کیا جائے کہ بھاری رقوم وہ کہاں سے اور کن ذرائع سے حاصل کرتے ہیں۔؟ اور کن جائز یا ناجائز مدات پر خرچ کرتے ہیں۔؟

عیسائیت کوئی تبلیغی دین نہیں ہے اور نہ ہی یہ ہر شعبۂ زندگی میں رہنمائی کا دعویٰ کرسکتا ہے۔ اس کی تعلیمات اور اسلام کی تعلیمات میں نور و ظلمت کا فرق ہے۔ اور جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ کے فرمانِ خداوندی کے مطابق عیسائیت کے قدم اسلام کے سامنے جمنے نہیں چاہئیں۔ بات اصل میں یہ ہے کہ عیسائیوں کی تبلیغ اور مسلمانوں کی تبلیغ میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ عیسائیوں کی تبلیغ کو تبلیغ کہنا ہی تبلیغ جیسے اعلیٰ لفظ کی توہین ہے۔ کیونکہ تبلیغ کہتے ہیں حکمی و عقلی دلائل سے کسی کو قائل کرکے اپنا ہم عقیدہ و ہم مسلک بنانے کو۔ لیکن ان کے دامنِ استدلال میں ایسے دلائل ہی نہیں، اس لئے وہ دوسرے حربے استعمال کرتے ہیں، جنہیں ہم تبلیغ کی بجائے اغوا کے لفظ سے تعبیر کرسکتے ہیں۔ چونکہ اغوا میں ذہنِ انسانی کو نہیں بلکہ نفسِ انسانی کو دعوت دی جاتی ہے۔ دلائل کا نہیں بلکہ ترغیب و تحریص کا سہارا لیا جاتا ہے۔ چنانچہ عیسائیوں کے ہر طرز و طریق کے اندر یہی اصول کارفرما ہوتا ہے۔

اغوا کا یہ کام بہت منظم طریقہ سے غیر ملکی سفارت خانوں کی سرپرستی اور عیسائی مملکتوں کی امداد پر کیا جارہا ہے اور اس سلسلہ میں دل کھول کر روپیہ خرچ کیا جاتا ہے۔ چنانچہ ۱۹۵۱ء سے ۱۹۶۱ء تک دس سال کے عرصہ میں بیرونی مشنری تنظیموں نے پاک و ہند میں دو ارب روپیہ خرچ کیا ہے۔

سوال یہ ہے کہ یہ دو ارب روپیہ پاکستان میں کہاں سے، کن ذرائع سے اور کیونکر آیا۔؟ کن ایجنسیوں نے مشنوں کو دیا اور کہاں سے دیا۔؟

مالی امداد کا پہلا حربہ | مالی امداد مسیحی مشن کا پہلا اور بڑا کامیاب حربہ ہے۔ معاشی طور پر پاکستان کے پست حال عوام مہنگائی اور بے کاری سے اکثر پریشان رہتے ہیں۔ عیسائی مشنری

ان کی ان پریشانیوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ حالانکہ رُحَمَاءُ بَیْنَھُمْ کے بمصداق یہ فریضہ مسلم عوام و خواص کا تھا۔

مسیحی مشن مختلف طریقوں سے مالی امداد کی صورتیں نکالتے ہیں۔ جب کہ اس سے ان کا اصل مقصد مسیحیت کی اشاعت اور اسلام سے ارتداد ہوتا ہے۔ مثلاً :-

الف ـــــ سادہ لوح، اسلامی تعلیمات سے بے بہرہ عوام کو خشک دودھ، گھی کے ڈبوں اور پرانے کوٹوں کا لالچ دے کر اسلام سے مرتد کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ گرجوں میں اور مشن کمپاؤنڈ میں اتوار کے دن، کرسمس کے دنوں میں دوسرے تہواروں اور دیگر مناسب موقعوں پر یہ چیزیں تقسیم کی جاتی ہیں۔ حد یہ ہے کہ برقعہ پوش پردہ نشین خواتین بھی ان حقیر چیزوں کے لئے گرجا گھروں میں پہروں کھڑی رہتی ہیں۔ ان چیزوں کی تقسیم کے وقت عیسائی لوگ اپنا مقصد برابر پیش نظر رکھتے ہیں۔ ان کے گھروں میں پہنچ کر بھی تبلیغ کرتے ہیں۔ یہ سادہ لوح غریب لوگ ان کے گذشتہ احسانات اور آئندہ کی توقعات کے پیش نظر ان کی باتوں میں دلچسپی لینے پر مجبور ہوتے ہیں۔ اور ایک نہ ایک دن یہ مکھی مکڑی کی دعوت پر جال میں گرفتار ہو جاتی ہے۔

ب ـــــ لوگوں سے ملازمتوں کے وعدے کئے جاتے ہیں۔ اس طرح بیکاری اور بے روزگاری کے شکاروں کو عیسائیت کے پھندے میں پھانس لیتے ہیں۔ کیونکہ حکومت کے اہل کار اور افسران اعلیٰ زیادہ تر مشنری سکولوں کے پڑھے ہوئے ہیں۔ لہٰذا جس دفتر کے متعلق کام ہوتا ہے مشن والے اپنے اثر و رسوخ کو استعمال کر کے ان مسلمان حکام سے اپنا کام نکال لیتے ہیں اور اسطرح ضرورتمندوں کو رام کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

ج ـــــ نئے ہونے والے عیسائی کو پانچ روپے فی بچہ کے حساب سے مشن سے وظیفہ ملتا ہے جس کے جتنے زیادہ بچے ہوں اتنے ہی زیادہ وظیفے کا مستحق ہوتا ہے۔

د ـــــ عیسائی بچوں کو مفت کتابیں، فیسوں کی عام معافی اور ہر بچے کو پندرہ روپے ماہوار سکول میں اور پچیس روپے ماہوار کالج میں وظیفہ ملتا ہے۔

ہ ـــــ نوجوانوں کو اعلیٰ تعلیم کے لئے بیرونی ممالک میں اپنے خرچ پر بھیجنے کی پیش کش کی جاتی ہے جس شخص پر اتنا احسان کیا جائے اور اتنا مال خرچ کیا جائے وہ کبھی ان کی کسی بات کا انکار نہیں کر سکتا اور وہ آسانی سے ان کا شکار ہو جاتا ہے۔ بیرونی تہذیب کا رنگ اس کو دو آتشہ بنا دیتا ہے۔ عام طور پر ایسے نوجوانوں کی شادی بھی عیسائی خاندان میں ہو جاتی ہے۔ اس طرح ایک نئے

عیسائی خاندان کی بنیاد پڑ جاتی ہے۔

و ـــــ لوگوں کی بیکاری سے فائدہ اٹھا کر مسیحی مشن یہاں تک بھی کرتے ہیں کہ جو مسلمان نوجوان مڈل یا میٹرک کر کے بیکار رہتے ہیں۔ انہیں مسیحی سالویشن ٹریننگ کالج میں داخلہ کی پیش کش کی جاتی ہے۔ اس کے دوران وظیفہ دیا جاتا ہے۔ وہاں انہیں بائیبل پڑھائی جاتی ہے اور عیسائیت کی تبلیغ کی تربیت دی جاتی ہے۔ کورس پورا ہونے پر ان کی معقول تنخواہیں لگا دی جاتی ہیں اور انہیں دیہات قصبات میں عیسائیت کی تبلیغ کے لئے بھیج دیا جاتا ہے۔ یہ کس قدر ستم ہے کہ خود مسلمان سے اسلام دشمنی کا کام لیا جا رہا ہے۔

ز ـــــ یہ مالی امدادیں اعلیٰ پیمانے پر کرسچین ریلیف کمیٹیوں کی معرفت عوام تک پہنچائی جاتی ہیں اور اسطرح مسیحی مشن ایک طرف تو لوگوں کے دلوں میں اپنا مقام پیدا کر لیتے ہیں۔ اور دوسری طرف حکومت کو بھی زیر بار احسان کر لیتے ہیں۔ مزید برآں اسطرح انہیں حکومت کا تعاون بھی حاصل ہو جاتا ہے اور عیسائیت کی تبلیغ کے لئے میدان بھی ہموار ہو جاتا ہے۔

چنانچہ ہارٹ فورڈ (امریکہ) کے مشہور مسیحی رسالے "مسلم ورلڈ" نے ۱۹۵۸ء کے شمارہ میں لکھا ہے:

"ایک حقیقت بالکل واضح اور نمایاں ہے کہ مسلمانوں کا امن وسکون اس طرح غارت ہو چکا ہے۔ کہ جسکی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔ آج عیسائیوں کیطرف سے دوستی کا اظہار مسلم افراد پہلے کی بہ نسبت زیادہ خوشی سے قبول کر رہے ہیں۔ ان کی آنکھوں کے سامنے سے پردے ہٹ چکے ہیں۔ وہ افراتفری کا شکار ہیں اور اپنی ضرورت اور احتیاج کو پہچاننے لگے ہیں۔ مسیحی اعانت مواسات اور ہدایت کے لئے اس سے عظیم تر موقع پہلے کبھی میسّر نہیں آیا۔ لاہور میں مغربی پاکستان کے لئے کرسچن ریلیف کمیٹی قائم ہو چکی ہے۔ حکومت پاکستان "امدادی مہم" کے دوران چرچ ورلڈ سروس کا برابر ہاتھ بٹا رہی ہے۔ ہمارے نمائندے پاکستان سے برابر اطلاعات پہنچا رہے ہیں کہ سرکاری حکام کیطرف سے انہیں دل کھول کر تعاون اور سہولتیں حاصل ہو رہی ہیں۔"

حقیقت یہ ہے کہ:

یہ سرخ صلیبیں سوغاتیں یہ امدادیں یہ خیراتیں
یہ سودا دین و ایمان کا یہ "ایڈ" نہیں "بیعانہ" ہے

دوسرا حربہ مشن سکول کالج | جو قوم دنیا میں علم وعرفان کا پیغام لے کر آگے بڑھی تھی اور

جس ملت نے یورپ کے ظلمت کدوں کو علم کی شمع سے منور کیا تھا۔ آج اس قوم کو پاکستان میں علم سکھانے کے لئے مشن سکول کالج قائم کئے جا رہے ہیں۔ لیکن اس کا مقصود علم کی اشاعت نہیں بلکہ اس ذریعہ سے مسیحیت کی ترویج ہے۔ یورپین ٹائپ مشن سکولوں کی تعداد قیام پاکستان کے بعد دن بدن بڑھ رہی ہے۔

لسان العصر اکبر الٰہ آبادی نے اس نوع کے سکولوں اور کالجوں کے باب میں کہا تھا ؎

یوں قتل سے بچوں کے بدنام نہ ہوتا
افسوس کہ فرعون کو کالج کی نہ سوجھی

یہ ایک یقینی امر ہے کہ بچہ ماحول سے بہت زیادہ متاثر ہوتا ہے اور استاد کے سامنے بچے کی لوح قلب وا ہوتی ہے، اس پر جو نقوش وہ چاہے کندہ کر سکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جب ماحول عیسائی ہو استاد عیسائی ہوں اور نصاب تعلیم میں عیسائیت کو مرکزی مقام حاصل ہو تو کیوں نہ بچہ سیرت وصورت کے اعتبار سے پورا عیسائی بن کر نکلے گا۔ ان سکولوں میں کلی طور پر اسلامی تعلیمات سے بچے کو ناآشنا رکھا جاتا ہے۔ اور اس کے لاشعور پر عیسائیت کا ایسا سکہ بٹھا دیا جاتا ہے کہ اسے عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی ہر چیز گھٹیا نظر آتی ہے۔ مسلمان علماء کا کردار ایسے گھناؤنے رنگ میں پیش کیا جاتا ہے کہ وہ علماء کو حقیر سمجھنے لگتا ہے۔ اور پادری خواہ کتنے ہی بدخلق کیوں نہ ہوں اس کے واسطے وہ بڑے پاکیزہ اور مقدس ہوتے ہیں اور وہ انہیں فادر (والدِ محترم) کہتا ہے اور ان کے سامنے ادب سے جھک جاتا ہے۔

امراء طبقہ کے اندر پہلے ہی دین برائے نام ہوتا ہے۔ اس پر جب متعصب عیسائی استاد کا اثر ہوتا ہے۔ تو رہی سہی دینی رمق بھی ختم ہو جاتی ہے۔ چنانچہ خود مجھے ایک سکول کا واقعہ معلوم ہے جہاں ایک لڑکے نے تاریخ کی کتاب میں ابوبکر صدیقؓ کا نام پڑھا تو ساتھ ہی رضی اللہ عنہ کہہ دیا۔ اس پر عیسائی استاد بچے پر بہت برہم ہوا اور اس کو خوب ڈانٹا۔ اس ڈانٹ کا اثر جو بچوں پر پڑا ہوگا وہ ظاہر ہے۔ افسوس ہمارے مسلمان امراء ان سکولوں کی ظاہری حسن وجاذبیت، بچوں کی بھڑکیلی پوشاک اور انگریزی بول چال سے متاثر ہو کر پوری کوشش کرتے ہیں کہ ان کے بچے ان سکولوں میں داخل ہو جائیں۔ خواہ انہیں کتنی ہی قیمت کیوں نہ ادا کرنی پڑے۔ یہ بچے ایمان سوز سکولوں سے عیسائیت کے سانچے میں ڈھل کر نکلتے ہیں۔

اس طرح ملک وملت کے اکثر کلیدی مقامات پر وہ طبقہ مسلط ہو جاتا ہے جو عیسائیت

سے تحت الشعور میں مرعوبیت کا شکار ہوتا ہے ۔ اب ظاہر ہے کہ ایسے طبقہ سے اسلام کی خدمت کی کیا توقع ہو سکتی ہے ۔ وہ ہمیشہ عیسائی نواز رہتا ہے اور مشنریوں کا آلۂ کار بنا رہتا ہے جسے وہ برابر اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرتے رہتے ہیں ۔

تیسرا حربہ ۔ مسیحی ہسپتال | مسیحیت کی اشاعت کا ایک اور کامیاب ذریعہ مسیحی ہسپتال اور شفاخانے ہیں ۔ کاش مسلمان امراء اور دولتمند افراد اس کام کو ملی فریضہ سمجھ کر خود اپنے ہاتھوں میں لیتے اور اپنے نیک دل سادہ لوح عوام کے جسم و ذہن کا ٹھیکہ مشنریوں کو نہ دیتے ۔ حال ہی میں کراچی کے ایک مسلمان تاجر نے ایک لاکھ اکیس ہزار روپیہ کی گراں قدر رقم ایک مسیحی گشتی شفاخانے کو دی ۔ کیا وہ خود یا کوئی اسلامی ادارہ اس کام کے اہل نہ تھا ؟ جب کہ ان کے ہسپتال اور شفاخانے ہر جگہ بالواسطہ مسیحیت کی ترویج کے مرکز بنے ہوئے ہیں ۔

مشنری ہسپتالوں میں عام طور پر روزانہ قبل از صبح بائیبل کا درس دیا جاتا ہے ۔۔۔ پادری صاحب اپنی مخصوص ہیئت میں دعا کے لئے آتے ہیں ۔۔۔ ہر مریض کو مطالعہ کے لئے بائیبل دی جاتی ہے ۔ مسیحیت کا لٹریچر خاموش مطالعہ کے لئے مہیا کیا جاتا ہے ۔۔۔ مریض کے ساتھ نہایت ہمدردانہ رویہ ظاہر کیا جاتا ہے ۔ (خواہ یہ سب کچھ بھاری بھر کم فیس وصول کرنے اور ظاہرداری کے لئے کیا جاتا ہو) لیکن بہرحال ان سب باتوں کا مریض پہ گہرا اثر ہوتا ہے ۔

مریض اپنی بیماری کے سبب ضعیف الاعتقاد ہوتا ہے ۔ ڈوبتے کو تنکے کے سہارے کی ضرورت ہوتی ہے ۔ مسیحی مشنری ان احوال سے پورا پورا فائدہ اٹھاتے ہیں ۔

ہمارے کروڑپتی اور لکھ پتی امراء کو ہسپتال قائم کرنے کی توفیق کیوں نہیں ۔؟ ہمارے ڈاکٹر اور طبیب ہمدردی کا رویہ کیوں اختیار نہیں کرتے ؟ ہمارے سرکاری اور غیر سرکاری ہسپتال اپنا فرض کیوں نہیں پہچانتے ۔؟

ایک مشن ہسپتال کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ڈاکٹر وارڈ میں آکر مریضوں کو بڑی تسلی دیتا ہے ۔ محبت اور اخلاق سے پیش آتا ہے ۔ پھر کہتا ہے تم مسلمان ہو تو اپنے نبی حضرت محمد کا نام لے کر دوائی پی لو آرام ہو جائے گا ۔ دوسرے دن مریض سے پوچھتا ہے کہ آرام ہوا یا نہیں ۔ مریض نفی میں جواب دیتا ہے ۔ تو کہا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ کو بھی نبی سمجھتے ہو ۔ ان کا نام لے کر دوائی پیو تم حضرت عیسیٰ کے معجزوں کے قائل ہو ۔؟ وہ مردوں کو زندہ کرتے تھے ۔ بیماروں کو صحت یاب کیا کرتے تھے ۔ آج ان کا نام لیکر دوائی پیو ۔ مریض دوائی پیتا ہے ۔ تو افاقہ ہوتا ہے ۔ اصل میں پہلے دن دوائی

نہیں تھی، بلکہ دوائی کا رنگ تھا اور دوسرے دن اصل دوائی دی گئی۔ اس طرح غیر شعوری طور پر اس کے دل پر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابلے میں حضرت عیسیٰؑ کا مقام بلند کیا جاتا ہے کس قدر گہری چال ہے۔

گلی کوچوں اور گھروں میں تبلیغ | د۔۔۔ مسیحی مشن کا ایک مستقل شعبہ سالویشن آرمی (مکتی فوج) کا ہے۔ مسیحیت کے یہ سپاہی مسلمانوں کے محلوں میں گلی کوچوں اور بازاروں میں گشت کرتے ہیں۔ ڈھول تاشہ بجا کر مجمع اکٹھا کرتے ہیں۔ مشنری مرد اور عورتیں سر تال کے ساتھ تبلیغی گیت گاتے ہیں۔ اس طرح عوام کو بائیبل کا سبق اور مسیحیت کا درس دیتے ہیں۔

ب۔۔۔ لاہور اور دوسرے شہروں میں ایک مسیحی مشن کی طرف سے مسیحی مبلغ لیڈیاں مسلمان گھرانوں میں جاتی ہیں۔ بالعموم یہ ان اوقات میں گھروں میں پہنچتی ہیں۔ جب مرد گھر پر نہ ہوں اور دلجمعی کے ساتھ سیدھی سادھی عورتوں کو مسیحیت کا پرچار کیا جا سکے۔ پردہ نشین مسلمان خواتین ان میموں سے مرعوب ہو جاتی ہیں۔ غور سے ان کی باتیں سنتی ہیں، ان کا لٹریچر خریدتی ہیں اور اپنے مذہب کے بارے میں شک و شبہ میں گرفتار ہو کر ان کی تبلیغ کا شکار ہو جاتی ہیں۔

یہ ہے ہماری رواداری، اقلیت نوازی۔ اسلام سے غفلت۔ دین سے بے خبری اور تبلیغ اسلام سے روگردانی کی سزا۔

پانچواں حربہ دستاویزی فلمیں | فلم دیکھنے کا شوق جو مسلمان میں پیدا ہو چکا ہے، اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے گرجا گھروں میں فلم دکھانے کا انتظام کیا جاتا ہے۔ غریب طبقہ کے لوگ فلم کے لالچ میں گرجا پہنچ جاتے ہیں۔ ایک تو فلمیں منظم طور پر عیسائیت کی تبلیغ کے لئے بنائی جاتی ہیں۔ دوسرے فلم کے اختتام پر پادری لوگ باقاعدہ بائیبل کا درس دیتے ہیں۔

گرجوں کے علاوہ عام سینما گھروں میں جو انگلش فلمیں نمائش کی جارہی ہیں۔ ان میں اکثر ایسی غیر ملکی فلمیں آرہی ہیں جن کی بنیاد مسیحی تعلقات پر ہوتی ہے۔ جن میں جھوٹی سچی کہانیوں کے ذریعہ مسیحیت کی تبلیغ کی جاتی ہے۔ اور ہمارے عوام و خواص اپنی جیب سے ٹکٹ خرید کر وہ فلمیں دیکھتے ہیں۔ اور دوہرا عذاب مول لیتے ہیں۔

چھٹا حربہ تبلیغی لٹریچر | مسیحی مشن جس شدت کے ساتھ اور جس بھاری تعداد میں تبلیغی لٹریچر شائع کر رہے ہیں ہم اس کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔

ا۔۔۔ پاک و ہند کی ۲۶ زبانوں میں بائیبل کا ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔ ہمیں ان زبانوں کے نام بھی

نہیں آتے۔

• ہر سال بائیبل کے لاکھوں نسخے چھاپ کر کم سے کم اور برائے نام قیمت پر عوام میں تقسیم کرتے ہیں۔

• مختلف امتحانات میں کامیاب ہونے والوں کو بڑے اہتمام سے بائیبل کا حسین نسخہ مفت بھیجتے ہیں۔

• ہسپتالوں میں مریضوں کو مسافروں کو طلباء کو بائیبل اور مسیحی لٹریچر مہیا کرتے ہیں۔

• ان کے تبلیغی رسائل ہزاروں نہیں لاکھوں کی تعداد میں چھپتے ہیں۔ مثلاً واچ ٹاور مشن کا پندرہ روزہ رسالہ "دی واچ ٹاور" دنیا کی ۶۶ زبانوں میں ۴۱ لاکھ کی تعداد میں چھپتا ہے۔ اس کا دوسرا رسالہ "دی اویک" دنیا کی ۲۵ زبانوں میں ۳۸ لاکھ شائع ہوتا ہے۔ اور صرف اس چھوٹی سی جماعت نے ایک سال دو ماہ میں بائیبل کی ۲۵ لاکھ جلدیں شائع کی ہیں۔ اندازہ کیجئے باقی سینکڑوں دوسرے مشنوں نے کس قدر اشاعتی کام کیا ہوگا۔؟

تبلیغ بذریعہ خط وکتابت | تبلیغ مسیحیت کا ایک اور جدید مؤثر حربہ شروع ہے۔ متعدد مسیحی مشن خط وکتابت کے ذریعہ اسباق کی صورت میں عوام کو مسیحیت کی تبلیغ و تدریس کر رہے ہیں۔

اخبارات میں دیدہ زیب اور پرکشش اشتہارات نکلتے ہیں کہ گھر بیٹھے بٹھائے علم حاصل کیجئے۔ بے خبر اشخاص خصوصاً نوجوان اور طلباء خط لکھ کر تفصیلات معلوم کرتے ہیں۔ جواب میں مشن سے چھپا ہوا بائیبل کا سبق آتا ہے۔ اس کے ساتھ امتحان کا پرچہ ہوتا ہے۔ پرچہ حل کر کے بھیج دیں تو دوسرا سبق مفت آجاتا ہے اور اس طرح باتوں باتوں میں بائیبل پڑھا دی جاتی ہے۔ اور امتحانی پرچوں کے ذریعہ اسباق ذہن نشین اور پختہ کروا دئے جاتے ہیں۔ کامیاب ہونے والوں کو انعام دیا جاتا ہے یعنی بائیبل کی جلد۔

اول کسی کو اس حربہ کی خبر نہ ہوئی۔ ایک آدھ گوشہ سے کچھ اعتراض ہوئے تو مشن والوں نے بائیبل کے اسباق کے نام بدل دئے اور اعلان کی صورت یہ ہونے لگی کہ صحت کے بارے میں مفت اسباق حاصل کیجئے۔ چنانچہ تپدق کنسر وغیرہ کے نام سے سبق آتے ہیں۔ مگر ان میں مسیحیت کی تبلیغ ہوتی ہے۔ غور کیجئے کس کس راہ سے اور کس کس انداز سے ایک غیر تبلیغی مذہب کی تبلیغ ہو رہی ہے اور تبلیغی مذہب کے علمبردار کیسے خواب خرگوش میں مست ہیں۔

■■

جمال شفاخانہ رجسٹرڈ نوشہرہ ضلع پشاور | دیرینہ، پیچیدہ، جسمانی، روحانی امراض کے خاص معالج